© rasailojaraid.com



# مدیر کے نام

نصر اللہ، کراچی

سید مودودیؒ کی کہانی / ان کی اپنی زبانی آپ نے خوب پیش کی۔ تحریک میں بعد کے دور میں آنے والوں کے لیے اس میں یقیناً بہت نشانیاں ہیں!

محمد شمعی، حیدر آباد

۶۰ سال گزر گئے --- لیکن سید مودودی کی اس دَور کی تحریروں کی جھلکیوں سے محسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے اپنے خیر خواہوں کے ساتھ رویہ میں کوئی خاص فرق نہیں آیا ہے۔

محمد اجمل، سکھر

اصولی طور پر یہ درست سہی کہ مسلمانوں میں عالم کوئی منصب نہیں (رسائل و مسائل ستمبر ۹۴) اور نہ علما ہمارے اعمال کے ذمہ دار ہیں، لیکن عملاً تو ہر ایک نے کسی نہ کسی کا دامن پکڑا ہوا ہے۔ شاید اس کی نفسیاتی توجیہ یہ ہو کہ اس طرح اپنے آپ کو بَری الزمہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ علما کی زائد ذمہ داری سے تو انکار نہیں کیا جاسکتا۔

مقصود احمد، راولپنڈی

موجودہ دور میں مسلمان ملکوں میں حکومت کے ملازمین کسی بھی ضابطہ اور قاعدہ کے علی الرغم محض اپنی وفاداری کے عذر پر، شہریوں خصوصاً سیاسی مخالفین کے ساتھ ظلم و تشدد کا طریقہ اختیار کرتے ہیں۔ مصر، شام اور دوسرے ملکوں میں تحریک اسلامی پر کیا کچھ نہیں گزر گیا۔ کیا یہ عمّال، حجاج کے انجام سے سبق نہیں لے سکتے! (وفا شعاری کے دو نادر نمونے، ستمبر ۱۹۹۴)

محمد سعید اللہ، پشاور

مغرب کو چاہیے کہ وہ مسلمان ملکوں میں مغرب کی پروردہ کلاسوں کی کارکردگی کا انصاف سے جائزہ لے --- تو اسے مسلمانوں کے غیظ و غضب کی وجہ معلوم ہو جائے گی اور خود اپنے گریبان میں بھی جھانک لے کہ مسلمانوں کے ساتھ اس کا کیا رویہ ہے۔

© rasailojaraid.com